بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۸۱	۱۶ شہادت ۱۳۴۷ھش ۱۷ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ ۱۶ اپریل ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

۶۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

[redacted]

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام تربیتی کلاس

—— محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ——

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس منعقد کرتی ہے امسال یہ کلاس ۲۶ اپریل ۱۹۶۸ء بروز جمعہ سے ربوہ میں شروع ہو رہی ہے۔ نصاب۔ ترجمہ قرآن مجید، احادیث کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسائل فقہ عقائد جماعت احمدیہ اور عربی زبان پر مشتمل ہے۔ افتتاحی اور اختتامی خطاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمائیں گے۔ اس کے علاوہ علماء و بزرگان سلسلہ وقتاً فوقتاً شامل ہونے والے طلباء سے خطاب فرمائیں گے۔ مرکز سلسلہ میں قیام۔ خلیفۂ وقت کے ارشادات سننے اور دینی تعلیم کے حصول کا یہ ایک نہایت ہی عمدہ موقعہ ہے چاہیئے کہ ہر مجلس سے نمائندہ خدام اس کلاس میں شامل ہوں وہ نوجوان جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے انکو خصوصیت سے اس کلاس میں شامل ہونا چاہیئے۔

والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس کلاس میں شمولیت کے لئے تیار کر کے مقامی قائد خدام الاحمدیہ کو مطلع کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا

آپ کی قوتِ قدسیہ اور روحانی تاثیرات کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں

"اس میں شک نہیں کہ توحید اور خدا دانی کی متاع رسولؐ کے دامن سے ہی دنیا کو ملتی ہے بغیر اس کے ہرگز نہیں مل سکتی اور اس امر میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھایا کہ ایک قوم نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی اس کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا۔ اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے ان کے آگے روحانی اعلیٰ غذائیں اور شیریں شربت رکھ دیئے۔ ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا۔ پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا۔ پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا اور اس قدر ان کے لئے نشان ظاہر کئے کہ ان کو خدا دکھلا دیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انہوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی امت کی نسبت ظہور میں نہ آئی کیونکہ ان کے صحبت یاب ناقص رہے۔ پس میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۱۵)

"جہاں قوتِ ایمانی ہو وہاں معاصی ٹھہر ہی نہیں سکتے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگی کی طرف دیکھا جاوے کہ انہوں نے حرمت کی آیت نازل ہونے کے بعد کیسے شراب چھوڑ دی ..... حکم حرمت کے دن شہر کی گلیوں میں (شراب) ٹخنوں تک بہ نکلی۔ مگر یہ سب کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور تاثیر کا نتیجہ تھا کہ صحابہؓ کے ایمان ایسے قوی ہوئے کہ شراب بھی جس کو وہ لوگ پانی کی جگہ استعمال کرتے تھے شرک کی طرح ایسی نابود ہوئی کہ پھر عود نہ کر سکی۔" (الحکم ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء ص ۱)

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ۱۵ اپریل۔ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ کل مورخہ ۱۴ اپریل بروز اتوار محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے صاحبزادہ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گزشتہ جلسہ سالانہ پر محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کی صاحبزادی محترمہ امۃ الرقیب بیگم صاحبہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی کوٹھی پر عمل میں آئی جس میں افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صحابہ حضرت مسیح موعود۔ ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب کثرت سے شامل ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم محمود کی آمین میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۶۸ء

خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے

ہم نے ایک گزشتہ اداریہ میں ذکر کیا تھا کہ جہاں مغربی دنیا میں سائنس کے ارتقا سے بدیقینی اور اخلاقی گراوٹ بڑھ گئی ہے۔ وہاں ایسی تحریکیں بھی رونما ہو رہی ہیں جو ایمان باللہ اور اخلاقی اقدار کو زندہ کرنے کا عزم لے کر کھڑی ہوتی ہیں۔ چنانچہ ریڈرز ڈائجسٹ فروری ۱۹۶۸ء میں ایک ایسی ہی تحریک کے متعلق ایک مضمون

They are out to Re-make the world

یعنی "وہ دنیا کو از سرِ نو تعمیر کرنے کے لئے نکلے ہیں" کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے اس مضمون میں ایک ایسی تحریک کا حال بیان کیا گیا ہے جو امریکہ میں ایک شخص ڈاکٹر فرینک بُش مین نے شروع کی ہے اور جس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ

قوموں پر ایسے لوگوں کی حکومت ہونی چاہیئے جن پر اللہ تعالےٰ کی حکومت ہو۔

مطلب یہ ہے کہ اقوامِ عالم کی قیادت بندگانِ حق کے ہاتھوں میں ہونی لازمی ہے۔ ورنہ انسان کا انجام بخیر نہیں۔

اس تحریک کا موجودہ نام ایم۔ آر۔ اے ہے Moral Rearmament کا مخفف ہے اور جس کے معنی ہیں اخلاقی اسلحہ کی تجدید اور اب اس کا پرچار "گیت منڈل" کے ذریعہ ہوتا ہے جو امریکہ یورپ اور ایشیا میں کام کر رہی ہے اور روز بروز پھیلتی چلی جاتی ہے۔ اس تحریک نے اب ایسی وسعت اختیار کر لی ہے کہ اب اس کی تحویل میں کروڑوں ڈالر کا بجٹ ہے جو لوگ بطور چندہ کے دیتے ہیں۔

یہاں اس تحریک کے تمام کوائف بیان نہیں کر سکتے۔ تاہم اس تحریک کی مغرب میں کامیابی اس بات کا ثبوت ہیں کہ مغرب میں ایک کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو موجودہ سائنسی ترقیوں کے غلط نتائج سے اکتا گئی ہے اور مادی ترقی نے یورپ کے معاشرہ میں جو بداخلاقی کے جراثیم پیدا کئے ہیں اور دنیا جس طرح تباہی کے کنارے پر کھڑی ہو گئی ہے۔ اس نے انسان کی حقیقی فطرت کو ایسا دھچکا لگایا ہے کہ وہ کسی ایسی تبدیلی کی خواہشمند ہے جو اطمینانِ قلب کی دولت عطا کرے۔

یہ تحریک محض ایک ردِ عمل ہے اس کی بنیاد محض ردِّ عمل پر ہے جو پائدار چیز نہیں۔ تاہم اس سے یہ پتہ ضرور چلتا ہے کہ اگر صحیح الٰہی تحریک موجودہ دنیا میں اپنے اصلی رنگ میں پیش کی جائے تو مغربی دنیا بھی اس کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ اس طرح مسلمانوں کے لئے یہ بڑا موقعہ ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ مغرب میں پھیلانے کی کوشش کریں۔

عیسائیت مغرب میں ناکام ہو چکی ہے۔ موجودہ مغربی ذہنیت محض خیالی باتوں کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ ہر عقیدہ کی عقلی بنیاد معلوم کرنا چاہتی ہے۔ سوائے اسلام کے اس وقت مروجہ مذاہب میں سے کوئی دین اس مطالبہ کو پورا نہیں کر سکتا۔ اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو اپنے ہر اصول کے لئے عقلی دلیل بھی ساتھ ہی بیان کرتا ہے۔ قرآن کریم میں بار بار افلا تعقلون کے الفاظ آتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کو بار بار پیش کیا ہے کہ آج دنیا قبولِ اسلام کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ اس کو ایسی صورت میں پیش کیا جائے جس کو دنیا کی موجودہ ذہنیت سمجھ سکتی ہو۔ چنانچہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے پاک اصول ایسے نہیں کہ فلسفہ یا استقرا کی محک پر بھی کامل المعیار ثابت نہ ہوں بلکہ میں نے بارہا غور کی ہے کہ قرآن کریم کی نسبت جو آیا ہے فِیْ کِتَابٍ مَّکْنُوْنٍ (س ۲۷) یہ کتاب مکنون زمین اور آسمان کی چھپی ہوئی کتاب ہے جس کے پڑھنے پر ہر شخص قادر نہیں ہو سکتا اور قرآن کریم اسی کتاب کا آئینہ ہے۔ اور قرآن کریم نے وہی خدا دکھایا ہے جس پر آسمان و زمین شہادت دیتے ہیں۔ مگر یہ انجیل کا خدا ہے جس کو ترائشا گیا جعلی مردہ خدا کس سند اور شہادت پر خدا بنایا گیا ہے۔ پس یہ اسلام ہی کی خوبی اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی فخر ہے کہ وہ ایسا دین لے کر آئے جو ہمیشہ سے ہے اور جس کی تعلیم زمین و آسمان کے اوراق میں بھی واضح طور پر موجود ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ۲۷۱ و ۲۷۲)

اس سے واضح ہے کہ انسان سائنس میں جس قدر بھی ترقی کرتا ہے، اسلام کے اصولوں کو اس سے کوئی خطرہ پیدا نہیں ہوتا بلکہ اسلام کی حقیقت اور صداقت پر اس سے مزید روشنی پڑتی ہے اس لئے کہ کلام خدا اور فعل خدا میں تطبیق پیدا ہوتی ہے۔

ظاہر ہے کہ اخلاقی اقدار کی تجدید جیسا کہ مسٹر فرینک بُش مین کی تحریک نے بھی تسلیم کیا ہے اللہ تعالےٰ پر ایمان کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور ایسے ایمان کے لئے ایک ٹھوس بنیاد کی ضرورت ہے محض خیالی ایمان جس کو انسانی عقل تسلیم نہ کرے کوئی مفید نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ اس وقت یورپ اور امریکہ میں جو تجدیدِ اخلاق کی تحریکیں اٹھ رہی ہیں وہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے موجودہ مغربی بداخلاق معاشرہ کا ردِ عمل ہے۔ یہ ایک ٹھوکر ہے جو انسانی فطرت نے ان کو لگائی ہے۔ اور ان کی راہ بدلنے کا باعث ہوئی ہے۔ لیکن ایسی تحریک اس وقت تک ٹھوس بنیادوں پر قائم نہیں رہ سکتی۔ جب تک اس تحریک کے مرکزی اصول یعنی ایمان باللہ کو حقیقی ٹھوس بنیاد حاصل نہ ہو۔

کوئی انسان اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے اسی وقت سپرد کر سکتا ہے۔ جب اس کو حق الیقین ہو کہ اللہ تعالےٰ واقعی موجود ہے۔ محض خیالی ایمان یہ صورت حال پیدا نہیں کر سکتا۔ جب تک ہم کو مکمل یقین نہ ہو کہ فلاں کام فلاں آدمی کے سپرد کرنے سے سرانجام پا جائے گا۔ ہم اس کام کو اس کے سپرد نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ پر ایسا ایمان صرف اسلام ہی پیدا کر سکتا ہے۔ محض کوئی تحریک جو ردِ عمل کے طور پر معرضِ وجود میں آئی ہو۔ صحیح معنوں میں یہ کام نہیں کر سکتی۔ البتہ

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جہاد میں زخم سے اطمینان

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِیَتْ اِصْبَعُہٗ فَقَالَ:۔

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ ٭ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ

حضرت جندب بن سفیان سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی جہاد میں تھے کہ آپؐ کی انگلی (زخمی ہو کر) خون آلود ہو گئی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ تو تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی۔ مگر یہ یاد رکھ (مصیبت) جو ہم نے اٹھائی ہے۔ سب خدا کی راہ میں ہے۔

(بخاری الحور العین و صفحتهن نمبر ۵۳۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کی حقیقت اور اسکی تاثیر

(مکرم حیدر علی صاحب ظفر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

نوٹ :- یہ مضمون جامعہ احمدیہ کے سالانہ مضمون نویسی کے مقابلہ میں اوّل رہا ہے +

دعا کے لغوی معنی کسی کو پکارنے کسی کی طرف مائل ہونے اور اس سے استعانت و مدد طلب کرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں دعا کسی انسان کی اس عاجزانہ حالت کا نام ہے جس میں وہ اپنی ضروریات اور حاجات کو خدا تعالے کے حضور درد بھرے دل کے ساتھ پیش کرتا ہے یہ کہتے ہوئے کہ اے خدا تُو قادر و توانا ہیں کمزور بے بس اور لاچار ہوں۔ پس دعا بندہ کی عاجزی اور انکساری اور فروتنی کے منظاہرہ اور امدادِ خداوندی کے لئے بیقرار ہونے کا نام ہے۔

دعا کرنا انسانیت کا خاصہ ہے کیونکہ اس کی فطرت کہتی ہے کہ اضطرار کے وقت مدد طلب کی جائے اور انسانی طبیعت کچھ اس طرح واقع ہوئی ہے کہ جس طرح کسی مصیبت کے وقت تدبیر اور علاج کی طرف مائل ہوتی ہے ایسا ہی طبعی جوش سے دعا اور صدقہ وخیرات کی طرف جھک جاتی ہے۔ دعا کرنا نہ صرف انسانیت کا خاصہ ہے بلکہ اس کے بغیر بندے اور خدا کے درمیان کوئی تعلق ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ آیت قرآنی " قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ (سورہ الفرقان آیت ۶۱) میں یہی مفہوم پایا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ انسان کی تمام زندگی دعا کی مقتضی ہے اور ہماری ہر سانس دعا کی طالب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں ہر کام کو شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے جو کہ ایک دعا ہے۔

دعا کی توجہ پیدا ہونا یا اس کی توفیق ملنا خدا تعالے کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے تضرّع اور ابتہال اور اعمالِ صالحہ کا ملکہ صرف انسان میں ودیعت کیا ہے جس سے وہ خدا تعالے کا حقیقی قرب حاصل کر سکتا ہے اور اس کے افیضِ کا مورد بن سکتا ہے۔ جو دعا کرنے سے وابستہ ہے اور بغیر دعا کرنے کے کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کے لئے ہمیشہ دعا مانگتے رہے۔ بنی اسرائیل جب خدا تعالے کو ناراض کر کے عذاب کے قریب ہوئے تو حضرت موسیٰؑ کی دعا سے ہی وہ عذاب ٹل گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جب طائف کی گلیوں میں پتھر برسائے گئے تو اس رحمت للعالمین کی زبان مبارک سے نکلی تو دعا ہی نکلی " اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ " حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ہی حجاز کا سات سالہ قحط دُور ہوا۔

قبولیتِ دعا کے لئے انسان کا متقی ہونا شرط اوّل ہے۔ علاوہ ازیں خدا تعالے کی ہستی پر پورا یقین اور کامل توکّل بھی حاصل ہو اور وہ پوری ہمّت، وفاداری، محبت اور اخلاص سے بارگاہِ الٰہی میں اس حالت میں ملتجی ہو کہ اس کی روح دعا کے لئے پگھل جائے اور آنکھیں وصالِ الٰہی کے لئے اشکبار ہو جائیں اور سینہ محبتِ الٰہی کی آگ سے بھڑک اٹھے۔ ایسی دعا جو صدق و اخلاص سے پُر، جذباتِ محبت و وفا سے مملوء اور یقین ثابت اور عزم صمیم سے لبریز ہو خدا تعالے کے فضلوں کے جذب کرنے کا موجب ہوتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں :-

" دعا کے لوازم میں سے
یہ ہے کہ دل پگھل جاوے
اور روح پانی کی طرح حضرت
احدیت کے آستانہ پر
گرے اور ایک کرب اور
اضطراب اس میں پیدا
ہو اور ساتھ ہی انسان
بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ
صبر اور استقامت کے ساتھ
دعا میں لگا رہے پھر توقع
کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول
ہو گی "

(روحانی خزائن جلد نہم صفحہ ۱۰۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ آیت " اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ " (سورہ نمل آیت ۶۳) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" وہی دعا خدا تعالے کے
حضور قبول کی جاتی ہے
جس کے کرتے وقت بندہ
اس رنگ میں اس کے سامنے
حاضر ہوتا ہے کہ اسے یقین
کامل ہوتا ہے کہ سوائے خدا
کے میرے لئے اور کوئی پناہ
کی جگہ نہیں یہی وہ مضطر کی
حالت ہے جسے رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم نے ان
الفاظ میں بیان فرمایا ہے
کہ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا
اِلَّا اِلَيْكَ "

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ ۳ صفحہ ۱۰۷)

قبولیتِ دعا کے اصول

قبولیتِ دعا کے بہت سے اصول ہیں خود قرآن کریم نے ان پر روشنی ڈالی ہے۔ سب سے پہلے مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر (جلد ۱ جزء ۱ صفحہ ۵) میں سورہ فاتحہ سے قبولیتِ دعا کے جن اصولوں کا استنباط کیا ہے ان کا ملخص بیان کرتا ہوں۔

۱- جس مقصد کے لئے دعا کی جائے وہ نیک ہو۔

۲- وہ دعا ایسی ہو کہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالے کے دوسرے بندوں کا فائدہ ہو یا کم سے کم ان کا نقصان نہ ہو۔

۳- اس میں اللہ تعالے کی وسیع رحمت کو جنبش دی گئی ہو۔

۴- اس دعا کا تعلق اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت سے بھی ہو۔

۵- اس دعا میں اللہ تعالے کی صفت مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ بھی پیشِ نظر ہو۔

۶- ایسے شخص کا اللہ تعالے سے سچا تعلق ہو۔

۷- ایسا شخص خدا تعالے کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو۔

قرآن کریم سے جن اصولوں کا استنباط ہوتا ہے وہ درج ذیل ہیں :-

۱- وہ دعا جو رمضان المبارک میں کی گئی ہو۔

۲- ایسا شخص خدا تعالے کے احکام کا پابند ہو۔

۳- ایسے شخص کو خدا تعالے پر پورا یقین اور کامل ایمان حاصل ہو۔ آیتِ قرآنی " وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ ۔۔۔ الخ " میں انہی اصولوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ قبولیتِ دعا کے اصولوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ
لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ
بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ
مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ
قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ
فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ
فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ
وَيَدَعُ الدُّعَاءَ "

(مسلم جلد ۲ کتاب الذکر والدعا)

۱- وہ دعا جس میں کسی گناہ کی خواہش نہ کی گئی ہو۔

۲- وہ دعا جس میں کسی خونی رشتہ کے ٹوٹنے کی خواہش نہ کی گئی ہو۔

۳- وہ دعا جس کا کرنے والا جلد پسند نہ ہو ادھر دعا کی اور ساتھ ہی اس کے قبول ہونے کا متمنی ہو۔

اس کے علاوہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ وہ دعائیں

ا- خدا تعالے کے احکامات کے خلاف نہ ہوں۔

ب- قانونِ قدرت کے مخالف نہ ہوں۔

ج- خدا تعالے کے مقرر کردہ فرائض کے خلاف نہ ہوں۔

د- قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف نہ ہوں۔

ھ- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہ ہوں۔

و- اسلام کے اخلاقی نظام سے نہ ٹکراتی ہوں۔

ی- خدا تعالے کی کسی مصلحت کے خلاف

نہ ہوں۔

قبولیتِ دعا کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ دعا کرنے والا اپنے تمام قویٰ سے عبادت بجالائے وہ عبادت بجالائے وہ عبادت جو روح کے جوش اور طبیعت کی کشش سے ہو ایسی کشش جو عشق اور محبت سے بھری ہوئی ہو اور جہاں تک اس سے ممکن ہو اپنے تئیں گناہ اور بدی سے بچائے اور غضب الٰہی کی راہوں سے دُور رہے اور ہر آن آستانۂ الوہیت کی طرف جھکا رہے دعا اور عبادت کا بہت گہرا تعلق ہے بلکہ عبادت بھی ایک دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دعا عبادت ہے اور اس نے فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ دعا کرو میں قبول کرونگا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغز اور مخ عبادت کا دعا ہی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۷۴)

دعا کی قبولیت

ہمارا ایمان اور یقین ہے جو دعا تقویٰ اور طہارت کے التزام اور تضرع و ابتہال اور قبولیتِ دعا کے مذکورہ بالا اصولوں کے ماتحت کی گئی ہو وہ بارگاہِ الٰہی میں سُنی جاتی ہے۔ اور دعا کی تاثیر کا یہی مطلب ہے فرمایا:۔

"اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ"

(سورۃ المؤمن آیت ۶۱)

مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا۔

نیز فرمایا:۔

"اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ"

(سورۃ بقرہ آیت ۱۸۷)

"جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں بسو دعا کرنے والوں کو چاہیئے کہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارا خدا حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے ہم ایک بات پوچھتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے ...... دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۴۸)

یہ امر بیان کرنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ قبولیتِ دعا کا دروازہ ہر مذہب و ملت سے تعلق رکھنے والے کے لئے کھلا ہے کسی مذہب یا فرقہ اور کسی قوم یا نسل اور کسی ملک یا خطہ سے تعلق رکھنے والا انسان اگر مضطر ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکارے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سُنے گا۔

دعا کی حقیقت

دعا ایک اعجازی نشان ہے اور ایک آسمانی حربہ ہے جو انبیاء علیہم السلام کو دیا جاتا ہے۔ یہی وہ حربہ ہے جس نے انبیاء کے وقت میں شک و شبہات کے پردوں کو تار تار کیا تھا اور ظلمت و تاریکی کو نور سے بدل دیا تھا اور یہ وہ آبِ حیات ہے جس نے لاکھوں مُردوں کو زندہ کر دیا اور بے شمار اندھوں کو آنکھیں اور بہروں کو کان اور گونگوں کو گویائی بخشی کیونکہ دعا ایک بڑی طاقت والی شے ہے۔ جب انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حیلہ دعا ہے۔ جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ نے اس میں بڑی بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔"

(برکات الدعا صفحہ ۶-۷)

الغرض روحانی تبدیلی کے لئے دعا ایک کارگر حربہ ہے اس سے انسان کی تربیت ہوتی ہے اور وہ تاریکی سے نکل کر نور کی طرف آتا ہے اور اپنے رب کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح ایک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ دعا ہی ہے۔ دعا کے ذریعے سے ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آجاتے ہیں۔ ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۰)

علم حاصل کرنے سے بھی دعا کا گہرا تعلق ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی ہے:۔

"رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا"

(طٰہٰ آیت ۱۱۵)

اور حضرت موسیٰؑ جب تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے تو آپ نے بھی دعا کی اور وہ دعا یہ ہے:۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ۔"

علم و معرفت کے جو دروازے دعا سے کھلتے ہیں وہ طلب اور کسب سے کھل نہیں سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اسی دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کُل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۱)

یہ بات کسی وضاحت کی محتاج نہیں کہ اسلام کی نشأۃِ اولیٰ میں جو کچھ ہوا اور جو فتوحات حاصل ہوئیں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غارِ حرا کی تنہائیوں میں اور مکہ کی گلیوں میں چلتے پھرتے کی جانے والی دعاؤں کا نتیجہ ہی تو ہیں اسی طرح اِس زمانہ میں بھی فتح اسلام کا ذریعہ دعا اور صرف دعا ٹھرایا گیا ہے۔ یہ وہی کاری ہتھیار ہے جو شیطانی لشکروں پر بھاری ہو کر رہے گا۔ دنیا کے سازوسامان خواہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں دعاؤں کے مقابلہ میں ہیچ ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

جنگِ بدر میں ۳۱۳ صحابہ کرام کا ایک ہزار سے زیادہ حملہ آوروں کے مقابلہ میں فتح حاصل کرنا دعا ہی کا اثر تھا۔ کفارِ مکہ کا لشکر چند سو نہتے مسلمانوں کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔

کہتے ہیں کہ ایک امیر آدمی تھا اسکے محلہ میں ایک بزرگ رہتے تھے اس امیر کے ہاں ساری رات گانا بجانا ہوتا رہتا جس سے محلے والے بہت تنگ آگئے لیکن چونکہ وہ امیر آدمی تھا اور اس کے بادشاہ سے تعلقات تھے اس لئے کوئی اسے روکنے کی جرأت نہ کرتا۔ ایک دن اس بزرگ نے اسے کہا کہ آپ ساری رات گاتے بجاتے رہتے ہیں کسی وقت بند بھی کیا کرو کہ ہمیں آرام ملے اس نے کہا تُو کون ہے مجھے کہنے والا۔ اس بزرگ نے جواب دیا کہ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں سارے محلے والے آپ سے تنگ آ گئے ہیں اس لئے اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں جبراً روکیں گے۔ اس نے کہا میں بادشاہ کی فوج لے آؤں گا۔ پھر کون ہے جو میرا مقابلہ کر سکے۔ جب بادشاہ کو اطلاع ہوئی کہ اس طرح ایک شخص کہتا ہے کہ میں بادشاہ کی فوج کا بھی مقابلہ کروں گا تو بادشاہ نے اس بزرگ سے پوچھا کہ تم کس طرح مقابلہ کروگے اس پر بزرگ نے کہا سِہَامُ اللَّیْلِ کے ذریعے یعنی شبینہ دعاؤں کے ساتھ۔ بادشاہ نے جواب سُنکر کہا بے شک تم مقابلہ کر سکتے ہو۔ اس بات کا اس امیر آدمی پر بہت اثر ہوا اور اس نے بزرگ سے معافی مانگی اور اقرار کیا کہ آئندہ سے وہ کوئی تکلیف نہیں دے گا۔

اس نقصے کو بیان کرنے سے یہ مقصد ہے کہ دعاؤں میں وہ طاقت ہے جس کا دنیا کے سازوسامان والے لشکر بھی مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے اس زمانہ میں جو کچھ بھی ہوگا دعاؤں کے ذریعہ ہی ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اس کے سوا اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔"

(روحانی خزائن ۲ جلد ۹ صفحہ ۲۸)

(باقی)

69

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

—— (۱) ——

محترم حافظ محمد رمضان صاحب مرحوم

—— (مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیانگڑھی) ——

حافظ صاحب مرحوم و مغفور بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے پرانے دوستوں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ خاکسار کو آپ کے ساتھ لمبا عرصہ رفاقت رہی۔ مرحوم ہمارے ہم جماعت تھے دوران تعلیم اساتذہ کو آگے نہیں چلنے دیتے تھے جب تک پوری طرح سے سبق سمجھ نہ لیتے۔ قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد آپ نے حضرت مولانا امام الدین صاحب گولیکی (والد ماجد حضرت اکمل صاحبؓ) سے نحو ادب اور بعض دوسرے علوم پڑھے۔ اور پھر مدرسہ احمدیہ کی چھٹی جماعت میں ہمارے ساتھ باقاعدہ داخلہ لیا۔ مشکل سے مشکل اور دقیق سے دقیق علمی مسائل پر پورا عبور حاصل کر لیتے تھے۔ جب ہم مدرسہ احمدیہ کی آخری جماعت میں تھے تو اس وقت کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک کتب فروش کی فرمائش پر نجوم القرآن کی جزیں الگ الگ کر کے ہمیں تقسیم کر دیں تاکہ قرآنِ پاک کی آیات تلاش کرنے کے لئے اسے آسان طریقہ پر ترتیب دیا جائے۔ چنانچہ حافظ صاحب کو بھی ایک حصہ دیا گیا جو انہوں بہت جلد مکمل کر دیا بعد میں یہ کتاب "مفتاح القرآن" کے نام سے شائع ہوئی۔ اس کی تدوین میں حصہ لینے والوں میں مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مکرم مولوی محمد احمد صاحب بھاگلپوری مولوی فاضل اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ اور خاکسار بھی شامل تھے۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ نے تعبیر الرؤیا کی مشہور کتاب تعطیر الانام کے ترجمہ کا کام آپ کے سپرد کیا۔ آپ نے بہت سا حصہ ترجمہ کر لیا۔ مگر افسوس ہے کہ مکمل ترجمہ نہ ہو سکا۔

اس زمانہ میں حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان کے تو آپ فیملی استاد تھے۔ آپ کی شادی اپنے استاد حضرت حافظ سلطان احمد صاحب ملتانی مرحوم استاذِ حافظ کلاس کی صاحبزادی سے ہوئی۔ حضرت حافظ سلطان احمد صاحبؓ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حفظِ قرآن پاک کے استاذ تھے۔

آپ کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے درس اگرچہ انہوں نے تھوڑے سنے تھے مگر پھر بھی ان کا خاص رنگ اختیار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ حضرت علامہ موصوف کا طریقہ یہ تھا (سوائے آخری چند سالوں کے جب کہ آپ کی صحت خراب رہتی تھی) کہ اوّل پورے سیپارے کی خود ہی تلاوت فرماتے پھر ایک ایک رکوع کا ترجمہ ختم کر کے تفسیری نکات بیان فرماتے اس طریقے سے مسلسل ترجمہ بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ مگر حافظ محمد رمضان صاحب نے کوشش کر کے طالب علمی کے زمانے میں ہی اس پر عبور حاصل کر لیا تھا۔

آپ کی قوتِ لمس بھی بلا کی تھی۔ ہم کئی دفعہ حافظ صاحب کو پیچھے سے جا پکڑتے اور منہ سے کچھ نہ بولتے دوسرا آدمی دریافت کرتا حافظ صاحبؓ یہ کون ہیں؟ وہ ہاتھ ٹٹول کر فوراً بتا دیتے۔

طالب علمی کے زمانے میں بھی اپنے دوستوں کی دعوتیں کرتے ہر خوشی اور غم میں شریک ہوتے تھے۔

مدرسہ احمدیہ کے زمانہ طالب علمی میں ہم نے ملکر ایک انجمن بنائی جس کا نام بزم احمد تھا۔ خاکسار سیکرٹری تھا اور حافظ بشیر احمد صاحب جالندھری مرحوم اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر پریذیڈنٹ تھے۔ حافظ صاحب بزم کے روح رواں تھے۔

بھاگلپور ہاؤس میں برادرم محمد احمد صاحب بھاگلپوری کی بیٹھک میں ہم لوگ مولوی فاضل کی تیاری کے لئے رات کو پڑھا کرتے تھے حافظ صاحب نے مذاق ہی مذاق میں اس کا نام "غرفۃ العلماء" رکھ دیا۔ یہ ۱۹۳۴ء کا پر آشوب زمانہ تھا۔ پنجاب گورنمنٹ احرار کی پشت پناہ بنی ہوئی تھی قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ تھا۔ حسین علی مجسٹریٹ کا دفتر بھی قادیان منتقل کر دیا گیا تھا۔ وہ ہر روز کوئی نہ کوئی حکم صادر کرتے جو بذریعہ منادی سنایا جاتا۔ پولیس پرائیویٹ اور نجی قسم کی مجالس پر بھی چھاپے مارتی چنانچہ "بزم احمد" بھی پولیس کے چھاپوں کی زد میں آ گئی۔

پولیس کو بھنک پڑ گئی کہ کچھ لوگ رات گئے تک بیٹھے ہیں۔ مگر جگہ کا پتہ نہیں تھا۔ اس لئے انہیں تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوئی۔ ہم حماسہ پڑھ رہے تھے کہ دو پولیس مین متھکڑیاں لئے ہوئے ساتھ بھینی بانگر کا نمبردار محمد علی اور ایک پٹواری ہماری بیٹھک میں گھس آئے بڑی دیر بیٹھے رہے آخر کہنے لگے ہم سردی سے ٹھٹھر رہے ہیں۔ آپ لوگوں نے جو کارروائی کرنی ہے جلد کریں۔ ڈپٹی صاحب کا حکم ہے کہ جب تک اس کی کارروائی نہ آ جائے ہم جاگتے ہونگے حافظ صاحب نے انہیں فرمایا کہ کارروائی تو ہو رہی ہے آپ سن رہے ہیں ہم مولوی فاضل کی تیاری کر رہے ہیں اور حماسہ کی کتاب پڑھ رہے ہیں۔

آخر ہم نے ایک احتجاجی ریزولیوشن پاس کیا اور وہ اس کی کاپی لے کر چلے گئے۔ غرض حافظ صاحب مرحوم کی یادیں بہت دلکش ہیں۔ خدا تعالیٰ ان پر اپنا فضل فرمائے۔ اور ان کی اخروی زندگی قرب الٰہی میں ترقی پہ ترقی کرتی رہے۔ اور آپ کی اولاد بھی سلسلہ کی فدائی ہو۔ اس کا اور ان کی بیوی کا خدا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

—— ۲ ——

حکیم سید محمد یعقوب شاہ صاحب مرحوم

—— (مکرم علی محمد صاحب اسلم) ——

حکیم سید محمد یعقوب شاہ صاحب آف گکھڑ ۱۱-۱۲ فروری ۱۹۶۸ء کی درمیانی شب ضعفِ قلب کے حادثہ سے اچانک مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی وفات سے ان کی اہلیہ اور سات بچوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے مرحوم خاکسار کے داماد تھے اسلئے ان کمسن بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی ذمہ داری خاکسار پر یا خاکسار کے لڑکوں پر عائد ہوتی ہے۔ ہمارے لئے بھی یہ ایک صدمہ عظیمہ ہے۔

احباب جماعت مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں کیونکہ جنازہ میں چند احباب ہی شامل ہوئے تھے نیز دعا فرما دیں کہ ان معصوم بچوں اور ان کی ستم رسیدہ والدہ کے سر پر خدا تعالیٰ کا سایہ ہو اور ان کی ربوبیت کے لئے غیب سے سامان پیدا کرے۔ آمین

مرحوم نے ۱۹۳۶ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی جبکہ حضور نے اپنے پاؤں تلے سے زمین نکلنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ مرحوم بارہا اس بات کا ذکر کرتے تھے کہ میں نے یہی نشان دیکھ کر بیعت کر لی تھی اور اس کے بعد حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی بیسیوں پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھیں اور الفضل کے وہ پرچے سنبھال کر رکھے ہوئے تھے جن میں وہ پیشگوئیاں شائع ہوتی رہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ اعلان بھی سنبھال کر رکھا ہوا تھا جس کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اس کو اپنے صندوقچوں میں بند کر کے رکھ لو۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو بہر صورت پورا ہو کر رہیگا۔ مرحوم صاحب کشف اور الہام تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب سے خاص محبت تھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر بزرگوں کی خدمت میں ماہانہ نذرانہ باقاعدہ بھیجا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جب کبھی حضورؓ کا ذکر خیر زبان پر لاتے تو آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگتے مرحوم موصی تھے اور حصہ آمد ماہانہ بلاناغہ مرکز میں بذریعہ منی آرڈر بھیجتے رہے اور جائیداد کا بڑا حصہ بھی اپنی زندگی میں ادا کر دیا تحریک جدید کے پانچہزاری فوج کے سپاہی بھی تھے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک کا سرٹیفکیٹ بھی حاصل کیا تھا جو محفوظ ہے۔ تا دم حیات تحریک جدید اور وقف جدید کا چندہ بھی ہر سال ادا کرتے رہے اور اس دفعہ شروع سال میں ہر دو تحریکات کا وعدہ پورا کا پورا ادا کر دیا تھا۔

مرحوم ۱۹۵۳ء کے فسادات کے دنوں میں بڑی بہادری سے ڈٹ کر اپنی دکان پر بیٹھے رہتے تھے۔ مرحوم کی تجہیز و تکفین میں بوریوالہ اور گکھڑ کے احباب نے نہایت اعلیٰ ہمدردی کا نمونہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

مرحوم کو عارضی طور پر بطور امانت مرحوم کو مقامی قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ مرحوم کا پیشہ طبابت تھا علاقہ کے غیر از جماعت لوگ بھی مرحوم کے حسن سلوک اور باوفا زندگی کی بڑی تعریف کرتے ہیں غریب اور مساکین لوگ تو اس حادثہ کو بہت ہی محسوس کرتے ہیں کیونکہ مرحوم انکو مفت دوا دیا کرتے تھے اور بعض کو تو دودھ اور پھل بھی مہیا کر دیتے تھے۔ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے تھے اور بعض کو منہ مانگی جزرات دیتے تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور مرحوم کی بیوہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصولی چندہ وقف جدید دفتر اطفال و ناصرات

بابت سال ۱۹۶۸ء

یہ ان خوش نصیب بچوں کی پانچویں فہرست ہے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر سال رواں کا پورا چندہ بھجوا دیا ہے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

ناظم مال وقف جدید

۱ -	مزمل احمد } پسران شیخ ضیاء الحق صاحب کراچی		
۲ -	مبشر احمد } پسران شیخ ضیاء الحق صاحب کراچی	..	۲۱
۳ -	ناصر احمد } پسران شیخ ضیاء الحق صاحب کراچی		
۴ -	جاوید انور پسر چوہدری مبشر احمد صاحب 〃	..	۶
۵ -	منیر نواز صاحب 〃 〃 〃	..	۶
۶ -	حمیدہ مبارکہ صاحبہ دختر 〃 〃 〃	..	۶
۷ -	نیرہ صاحبہ دختر 〃 〃 〃	—	۶
۸ -	نصرت۔ نعیم احمد ولد منظور احمد صاحب لیاقت آباد	۲۵	۲
۹ -	نعیمہ رشید۔ فرحت رشید۔ نگہت رشید 〃 〃	۵۰	۳
۱۰ -	مسرور احمد۔ ثمینہ ناصرہ 〃 〃	..	۳
۱۱ -	پروین۔ یاسمین۔ شاہین۔ روبینہ	..	۶
۱۲ -	بچگان زاہدہ زکی صاحبہ	..	۱۲
۱۳ -	سلیم احمد صاحب چیمہ پسر صغیر احمد صاحب چیمہ کراچی	..	۲۳
۱۴ -	مرزا عبدالسمیع بیگ صاحب 〃	..	۷
۱۵ -	عبدالبادی صاحب ابن عبدالرشید انور صاحب 〃	۲۵	۶
۱۶ -	بچگان شیخ عبداللطیف صاحب سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	..	۶
۱۷ -	〃 لیفٹیننٹ محفوظ احمد صاحب پریڈ گراؤنڈ 〃	..	۱۰
۱۸ -	شیخ عبدالوحید صاحب 〃 〃	۵۰	۱۳
۱۹ -	〃 میجر محمود احمد صاحب 〃 〃	..	۵
۲۰ -	〃 مستری نواب دین صاحب اردو منزل 〃	..	۶
۲۱ -	〃 بابو محمد شریف صاحب کوئٹہ	..	۶
۲۲ -	〃 کریم بخش صاحب 〃	..	۳۶
۲۳ -	امۃ الکریم۔ امۃ الباسط دھرم پورہ لاہور	..	۱۲
۲۴ -	ریاض احمد پسر محمد اسماعیل صاحب چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال لائلپور	۲۵	۶
۲۵ -	بچگان ڈاکٹر محمد یونس صاحب نوکوٹ تھرپارکر	..	۱۲
۲۶ -	〃 محمد اشرف صاحب 〃 〃	..	۱۲

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد

فرضیت زکوٰۃ کے متعلق کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تقریباً جہاں بھی نماز کا حکم فرمایا ہے۔ وہاں اس کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کی بھی تاکید فرمائی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس فریضہ کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ فرمایا:۔

ان اللہ قد افترض علیھم صدقۃ فی اموالھم تؤخذ من اغنیاءھم وترد علی فقراءھم (بخاری) یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے مالوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے امراء سے لے کر غرباء کو دی جائے

اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو خدمت اسلام کے لئے مالی قربانی کرنے کی خاص توفیق اور بے نظیر وسعت قلبی عطا فرمائی۔ پس احباب جماعت جہاں دوسری مالی قربانیاں کرنے میں ایک دوسرے سے پیش پیش رہتے ہیں۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو بھی ہمیشہ مدنظر رکھیں ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھانے اور ان کو پاکیزہ کرنے کا موجب ہے۔

امراء کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ مجلس شوریٰ ۶۸ء کے فیصلہ کے مطابق

اعلان دار القضاء

محترم غلام زینب صاحبہ زوجہ مکرم حکیم سید محمد یعقوب شاہ صاحب گگو منڈی ضلع ساہیوال حال مقیم مکان ۲۳۵ F فرید ٹاؤن ساہیوال معرفت مکرم میاں ناصر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم حکیم سید محمد یعقوب شاہ صاحب آف گگو مورخہ ۱۱/۲/۶۸ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نے کچھ رقم امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اپنے بچوں کے لئے جمع کروا رکھی تھی یہ رقم دلائی جائے۔ مکرم افسر صاحب خزانہ نے امانتی رقم ۲۸۱/۲۴ روپے بتائی ہے) بچوں کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) سید ناصر مصطفےٰ شاہ صاحب پسر (۲) حبیبہ صبیحہ دختر (۳) محمد فاضل شاہ پسر (۴) آنسہ ۵ (۵) عذرا (۶) رشیدہ (۷) امۃ المجید بشریٰ دختران۔

اس درخواست پر مکرم احمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گگھو منڈی کی تصدیق درج ہے۔ نیز مکرم ناصر احمد صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال نے علاوہ تصدیق کے یہ لکھا ہے کہ غلام زینب صاحبہ میری حقیقی ہمشیرہ ہیں وہ میرے پاس مع بچگان نابالغان ساہیوال میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ اسلئے اگر ان کا اپنا حصہ اور نابالغ بچگان کا حصہ ان کو دے دیا جائے تو مناسب ہوگا۔ مکرم مبارک احمد صاحب ساکن کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے بھی اپنے ذاتی علم کی بناء پر مندرجہ بالا کوائف کی تصدیق کی ہوئی ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کی ہمشیرہ سلیمہ اختر صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وہ نہایت ہی مخلص اور باخلاق خاتون تھیں احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

۲۔ مکرم میاں فضل حق صاحب جو میرے داماد تھے اور مکرم حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری حال درویش قادیان دار الامان کے بڑے صاحبزادے تھے ۱۵ روز علیل رہ کر فالج بیمار ہو کر ۶/۴ کو بوقت ۸ بجے شام اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈیڑھ سال پیشتر ان کی بیوی کا انتقال ہوا تھا۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ مولیٰ کریم ان کے چھ معصوم بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔

حاجی عبدالکریم احمدی عفا اللہ عنہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ابا جان ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب سخت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (سیدہ مسرت جنود اللہ سرگودھا)

۲۔ میری والدہ صاحبہ (اہلیہ ڈپٹی ملک محمد نقیر اللہ خان صاحب مرحوم) کا جناح ہسپتال کراچی میں آنکھ کے موتیا کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب کرام ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک محمد صفی اللہ خان کراچی چھاؤنی)

۳۔ میرے چچا جان چوہدری احمد علی صاحب چند دنوں سے بلڈ پریشر سے سخت بیمار تھے لیکن اب کچھ افاقہ ہے کمزوری کی وجہ سے بے چینی بہت زیادہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محرر غلام محی الدین قائد خدام الاحمدیہ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ

احباب جماعت کو ادائیگی زکوٰۃ کے بارہ میں ترغیب و تحریص دلاتے رہا کریں کہ وہ فریضہ زکوٰۃ کی طرف کما حقہ توجہ دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ نجزاھن اللّٰہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۴۱	محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ (مزید)	۴۰۰ روپے
۴۲	؍ بیگم عبد اللطیف صاحب فجی امریکہ	۳۰۰ روپے
۴۳	؍ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار محمد الدین صاحب دار الصدر غربی ربوہ	۳۰۰ روپے
۴۴	؍ بیگم مبارکہ احمد صاحب گلگشت آزاد کشمیر	۳۰۰ روپے
۴۵	؍ بیگم کرنل فقیر عطاء اللہ صاحب لاہور (مزید)	۶۰۰ روپے
۴۶	؍ امۃ العزیز بیگم عبد الحکیم صاحب کراچی	۳۰۰ روپے
۴۷	؍ نسیم خدیجہ بیگم چوہدری رشید احمد صاحب کراچی	۳۰۰ روپے
۴۸	؍ بدر بیگم شاہنواز صاحب لاہور	۱۰۰۰ روپے
۴۹	؍ بیگم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب لاہور	۱۱۰۰ روپے
۶۵۰	؍ بیگم شیخ اللہ رسول صاحب لاہور	۳۱۳ روپے

فہرست وصولی چندہ تحریک جدید سال ۳۴ از معاونین خاص تحریک جدید

۱-	مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ربوہ	۵۲۰۰ روپے
۲-	؍ مولوی عبد الرحیم صاحب مدہوش کراچی	۱۱۵۰ روپے
۳-	؍ حاجی مسعود احمد صاحب خورشید کراچی	۳۸۰۰ روپے
۴-	؍ نعیم احمد خان صاحب ؍	۱۰۰۰ روپے
۵-	؍ محمد ابو رشید صاحب ؍	۱۰۰۰ روپے
۶-	؍ چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز	۲۱۰۰ روپے
۷-	؍ شیخ کریم بخش صاحب مرحوم معہ لواحقین کوئٹہ	۲۰۰۰ روپے
۸-	؍ چوہدری عبد اللطیف صاحب ہاڈنیر الیکٹرک ورکس ملتان	۱۰۰۰ روپے
۹-	؍ سیٹھ مبارک دین صاحب مرحوم بذریعہ ؍ سیٹھ رشید الدین صاحب آف ملتان	۱۰۰۰ روپے
۱۰-	؍ الحاج رئیس عبد الرحمٰن صاحب مع لواحقین باندھی	۱۱۳۰.۵۰ روپے

اضلاع لاہور۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ

۱۱	مکرم بابو محمد اقبال خان صاحب گوجرانوالہ	۱۰۰۰ روپے
۱۲	؍ چوہدری علی محمد صاحب حافظ آباد	۱۰۰۰ روپے
۱۳-	؍ میاں برکت علی صاحب میاں اکبر علی صاحب میاں غلام احمد صاحب ؍ میاں محمد خان صاحب وزیر آباد	۱۰۰۰ روپے
۱۴-	؍ الحاج میاں محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ	۱۰۰۰ روپے
۱۵-	؍ چوہدری عبد الحمید صاحب انجنیئر ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰۰۰ روپے
۱۶-	؍ ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امرتسری	۱۰۰۰ روپے
۱۷-	؍ خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	۱۰۰۰ روپے
۱۸-	؍ چوہدری بشیر احمد شیخوپورہ	۱۰۰۰ روپے
۱۹-	؍ عبد اللطیف صاحب پراچہ - راولپنڈی	۱۲۰۰ روپے
۲۰-	؍ شیخ عبد اللطیف صاحب ؍	۱۵ روپے
۲۱-	؍ چوہدری عزیز احمد صاحب (چوہدری ٹریڈرز) راولپنڈی	۳۰۰۰ روپے
۲۲-	؍ ٹھیکیدار عبد القیوم صاحب کالا گوجراں ضلع جہلم	۱۰۰۰ روپے
۲۳-	؍ نواب زادہ محمد امین خان صاحب (بنوں)	۱۰۰۰ روپے
۲۴-	؍ میجر اعجاز ربانی صاحب گجرات	۱۰۰۸ روپے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

50

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دُنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لیے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الٰہی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

ہمیں امید ہے کہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

لیڈر بقیہ ص ۲

ایسی تحریک ان کو صحیح ایمان پیدا کرنے کی راہ پر ڈال سکتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں شروع ہی میں بتلا دیا گیا ہے کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت کے لئے ہے۔

الغرض آج جو اس قسم کی تحریکیں مغربی دنیا میں پیدا ہو رہی ہیں ان سے تو یہی پیدا ہوتی ہے کہ اگر اسلام کو نہ صرف الفاظ میں بلکہ اپنے اعمال میں مسلمان مغربی دنیا کے سامنے پیش کریں تو یقیناً بہت جلد دُنیا میں اسلامی انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دُنیا میں یہی انقلاب پیدا کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ جوں جوں دُنیا میں احمدیت پھیلتی جائے گی دُنیا کی سعید روحیں اسلام کے جھنڈے کے تلے جمع ہوتی جائیں گی۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔" (الوصیۃ ص ۶)

ایک افسوسناک وفات

محترمہ عظمت صدیقہ صاحبہ اہلیہ رانا عبد الستار صاحب محلہ دار النصر غربی ربوہ مورخہ ۹/۴/۶۸ بروز منگل بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے وقت مرحومہ کے خاوند کراچی تھے۔ وقت پر پہنچ نہ سکے۔ اگلے دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا فرمائی۔

مرحومہ بہت ملنسار، صابر اور خوش اخلاق تھیں۔ اپنی یادگار کے طور پر ایک پانچ سالہ بچہ چھوڑ گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(رشید احمد کوارٹر نمبر ۳۱۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

نذر مان کر خدا تعالےٰ سے ٹھیکہ کرنا پسندیدہ امر نہیں

ہاں صدقہ و خیرات کے ساتھ ساتھ شکرانہ کے طور پر نذر ماننا جائز ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (البقرہ ۲۷۱) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت کا لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ جو خرچ بھی تم کرو اور جو نذر بھی تم نذر دو مگر یہ ترجمہ اردو محاورہ کے لحاظ سے درست نہیں اردو میں اس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ جو کچھ بھی تم خدا کے لئے خرچ کرو یا جو کچھ بھی تم نذر دو" کیونکہ اردو میں جو مضمون "کرو" یا "دو" کے لفظ سے ادا کیا جاتا ہے عربی زبان میں اس کے اسم سے فعل بنا کر لے آسکتے ہیں اور اس سے وہ مضمون ادا کرتے ہیں۔ ہاں عربی کی ترکیب سے یہ زائد معنے ضرور پیدا ہو جاتے کہ جس چیز کو خرچ کیا جائے وہ خرچ کرنے کے قابل ہو اور جو نذر دو وہ نذر میں پیش کرنے کے قابل ہو۔

نذر کے متعلق حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پسند نہیں فرمایا۔ ہاں اگر کوئی نذر مانی جائے تو پھر اس کو پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ نذر کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لئے ناپسند فرمایا ہے کہ یہ خدا تعالےٰ سے ایک قسم کا ٹھیکہ ہو جاتا ہے اور خدا تعالےٰ سے ٹھیکہ کرنا کوئی پسندیدہ امر نہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ اس کی بجائے صدقہ و خیرات اور دعاؤں سے کام لے۔ ہاں اگر کوئی شخص صدقہ و خیرات اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ کوئی نذر بھی شکرانہ کے طور پر مان لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں یہ استنباط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عمل سے کرتا ہوں۔ آپ بعض دفعہ ان لوگوں کو جو آپ سے دعا کے لئے عرض کرتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ میں دعا کروں گا آپ اپنے دل میں خدمتِ دین کے لئے کوئی رقم مقرر کر لیں جسے اس کام کے پورا ہونے پر آپ خدا تعالےٰ کی راہ میں دے دیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شکرانہ کے طور پر اگر کوئی نذر مان لی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ اس نذر کے ساتھ ساتھ دعاؤں اور گریہ وزاری اور صدقات و خیرات سے بھی کام لیا جائے۔

فان اللہ یعلمہ میں بتایا کہ تم جو کچھ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو یا تم کوئی منت مانتے ہو اور اپنے اوپر واجب کر لیتے ہو اور پھر اس نذر کو پورا بھی کر دیتے ہو تو اللہ تعالےٰ اسے خوب جانتا ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم نے کیا کچھ دیا۔ اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں کتنا اخلاص اور کتنا جذبۂ ایمان کام کر رہا تھا۔ پس وہ تمہارے اخلاص کے مطابق تمہیں اجر دے گا۔ اور تمہارا اخلاق رائیگاں نہیں جائے گا۔ بلکہ وہ تمہیں بہت بڑی برکات سے حصہ دینے والا ثابت ہوگا۔

فان اللہ یعلمہ میں یہ اشارہ مخفی ہے کہ محض روپیہ خرچ کر دینا یا نذر کو پورا کر دینا کافی نہیں بلکہ دل کی نیت کا درست ہونا بھی ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس کا تعلق اللہ تعالےٰ سے ہے۔ اور اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ کس نے نام و نمود کے لئے خرچ کیا ہے یا محض اللہ تعالےٰ کی رضا اور بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ اس کے اندر کام کر رہا ہے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۶۲۰)

درخواستِ دعا:۔ خاکسار کی بیوی اور بچی چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(سعید احمد ڈسپنسر قائد مجلس گوٹھ احمدیہ سندھ)

خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں تقریبِ شادی

(بقیہ صفحہ اوّل)

مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پوتے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے نواسے ہیں۔ محترمہ امۃ الرقیب صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی پوتی اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نواسی ہیں۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب۔ حضرت سیدہ امّ مظفر احمد صاحبہ و دیگر افرادِ خاندان حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ و دیگر تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔

احباب اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کرائیں

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نیا تعلیمی سال ۱۶ اپریل ۶۸ء سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب اپنے بچوں کو اپنے مرکزی سکول میں داخل کروانے کا انتظام کریں تاکہ وہ مرکزی فیوض سے متمتع ہو سکیں۔ سلسلہ کا یہ سکول اولاً آپ کے بچوں ہی کی تعلیمی اور تربیتی اغراض کی تکمیل کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔

ہیڈ ماسٹر
تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے نئے سیشن کے لئے نرسری تا آٹھویں کلاس میں داخلہ ۱۶ر اپریل تا ۳۰ر اپریل تک جاری رہے گا۔ احباب استفادہ کریں۔

فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول زیرِ انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت محترمہ سیدہ امّ متین صاحبہ ایم۔اے کی نگرانی میں عرصہ دس سال سے قائم ہے۔ دینیات کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور اس کے لئے ایک ماہر دینیات ٹیچر کا انتظام ہے۔ احباب لجنہ کی کوششوں سے تعاون فرماتے ہوئے اپنے بچوں کو ادارہ ہذا میں داخل کریں اور اس کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ (ہیڈ مسٹریس فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

ضروری اعلان

تمام احمدی دوست جن کی بطور ہومیوپیتھک ڈاکٹر رجسٹریشن ہو چکی ہے وہ مہربانی فرما کر خاکسار کو اپنے اسماء اور رجسٹریشن نمبر سے مطلع فرماویں ایک ضروری امر میں اس کی ضرورت ہے۔

خاکسار
مرزا طاہر احمد۔ ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷